رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۵۰

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی	ہے نسیمِ ضیاء جس کو نہیں الفت ہے وطن کی
ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے	گھر بار فدا جس پہ وہ عزت ہے وطن کی

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر۔ ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم کاکوروی — چندہ بھارت کیلئے ۲ پاکستان سے ۳

جلد ۲ — کاکوری چہارشنبہ ۱۵ اگست ۱۹۵۶ء — نمبر ۱۶

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید

دین است حسین دین پناہ است حسین
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین
(حضرت خواجہ معین الدین چشتی)

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
(مولانا محمد علی جوہر)

بقائے دوام

یہ اک شہید کا پیغام ہے دلِ مجبول اسے
فنا کے بعد بھی تو طالب بقا ہے اگر

خدا کی راہ میں مٹ اور نام پیدا کر
تو جان دے کے بقائے دوام پیدا کر
(نازش دہلوی)

اسوۂ شبیر

کی جان گرا نمایہ نثار اسلام
خون رنگِ شبیر سے اب تک نازش

اللہ غنی پاس وقار اسلام
ہے گلشن ہستی میں بہار اسلام
(نازش دہلوی)

خون کے آنسو گراؤں جان کو قربان کروں
زیرِ خنجر راہِ حق میں سر کو اپنے رکھ دیا
نخلِ ملت کو ہے سینچا تو نے اپنے خون سے
اے حسین ابن علی اے کربلا کے شہسوار

کس طرح اظہارِ غم اے سید ذیشان کروں
کلمۂ حق تھا زباں پر پیاس سے سوکھا گلا
سرخرو ہو کر رہا تو اب کاٹ دوں سے
اے محمد مصطفٰے کے دین کے بیچ جاں نثار

ایثارِ حسین

میدان کربلا میں ہوا گھر کا گھر شہید
راہِ خدا میں دے دیا شبیر خدا نے سر

ہمت ہری نہ اس پہ بھی سبطِ رسول کی
لیکن یزید کی نہ اطاعت [illegible]

ہم بھی چلیں جو نقشِ قدم پر حسین کے
دن حریت کے ساتھ میسر ہوں چین کے

سلام

(از جناب منشی علی صاحب اخگر مرحوم کاکوروی)

صبا بہ حجرِ غنی گدا سلام علیک
شہید مشہد صدق و صفا سلام علیک
امیر کشورِ عز و علا سلام علیک
عزیز خاطر ہر بے نوا سلام علیک
حبیب خاص حبیب خدا سلام علیک
زبان احمد بے میم و صفت ناطق
قتیل ناز شدی کشتہ نیاز شدی
رسول ناقہ و جاہ و بہار زلف نبی
فغان کہ مقتل آں عباست کرب و بلا
بداد دست بدست یزید و جان بیداد
بریز نقطۂ زام الکتاب بر دل من

رساں رساں بامام ہدیٰ سلام علیک
قتیل منزل کرب و بلا سلام علیک
غریب منزل کرب و بلا سلام علیک
نسیم کوثر و مشکل کشا سلام علیک
طبیب درد دل بے نوا سلام علیک
حسین سید و مخدوم ما سلام علیک
ز جذب و عشق شہید وفا سلام علیک
سوار پشت مشرف انبیا سلام علیک
سوار توسن صبر و رضا سلام علیک
شبیہ روئے رسول خدا سلام علیک
زبان خامہ دست خدا سلام علیک

زحمتی کہ از سر حزن و ملال اخگر شد
سلام از طرف ایں گدا سلام علیک

(از جناب معراج الدین صاحب خسرو کاکوروی)

سلامی عاشقوں کے دیدۂ تر ایسے ہوتے ہیں
کہ جو دیکھے وہ کہہ دے جام کوثر ایسے ہوتے ہیں
گلے ہنس ہنس کے کٹوا لے بہادر ایسے ہوتے ہیں
جو سر پر مرنے والے ہیں وہ اکثر ایسے ہوتے ہیں
سواری آلِ اکبر کی تو رونق آئی مقتل کی
حسین ہوتے ہیں ایسے ماہ انور ایسے ہوتے ہیں
جمال جاں فزا دیکھا تو سب پڑھنے لگے کلمہ
کہ ہم شکل نبی اللہ اکبر ایسے ہوتے ہیں
نظر کی جس طرف قاسم نے اس کی موت ہی آئی
جو دل زخمی کریں وہ تیر و خنجر ایسے ہوتے ہیں
جو کھینچیں [illegible] سے تیغیں جھک کر گر پڑی [illegible]
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

۵ راگست [illegible]

کربلا کا شہید اعظم اور واقعات کربلا

آج سے ایک ہزار تین سو چھپیں برس پہلے کا واقعہ ہے کہ دریائے فرات کے کنارے کربلا کے ریگستانی سرزمین پر سرکار دو عالم رسول خدا کا مقدس نواسہ اپنے بہتر رفقائے نامدار کے ساتھ خدا کی راہ میں شہید ہوا۔

وہ حریت اور راستبازی کا عظیم الشان فرزند اس بے نظیر انسان کامل کی آغوش شفقت میں پلا تھا جس نے نوع انسانی کے پاؤں سے غلامی کی زنجیریں کاٹ کر دنیا کو اس عذاب الیم سے رہائی بخشی اور جس نے سرکش فرمانرواؤں شہنشاہوں کے اقتدار کو تار عنکبوت کی طرح توڑ تاڑ کر ہوا میں اڑا دیا جس نے قیصر و کسریٰ کے تخت الٹ دئے اور جس کی ہیبت سے پایۂ روم تھرا گئے تک کے ایوان مقدس کی بنیادیں متزلزل ہو گئیں لازم تھا کہ ایسے عظیم الشان شخص ایسے باعث افتخار نبوت کا نواسہ بھی تقدر حریت فرمانت اور بقائے جمہوریت کا ویسا ہی سرگرم اور پرجوش علمبردار ہوتا۔ چنانچہ سید الشہدا جگر گوشۂ مرتضیٰ امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق و باطل کی معرکہ آرائی میں لازوال ثبات و استقلال کا ثبوت دیا۔ اور حریت و جمہوریت کی تاریخ کے صفحات پر اپنے مقدس خون کی مہر ثبت کر دی۔

یہ کاری اور شیعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوا و ہوس کے پتلے حکومت اور سلطنت کے پرستار اور خلافت مقدس اسلامیہ کی روح ... [illegible] ... صاحب عباس کی ...

امام حسین علیہ السلام کو خصوصاً دنیا پرستی کی جلی کے سبز باغ دکھا کر خلافت کے نام پر ان سے بیعت لیں۔ اور اپنی من مانی کارروائیاں شروع کر دیں۔ لیکن امام حسین علیہ السلام یزید کی خلافت کو سرتاپا اصول اسلام کے خلاف سمجھتے تھے کیونکہ اسلام میں کوئی فاسق و فاجر خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی شخص محض اس بنا پر مسلمانوں کا پیشوا نہیں قرار دیا جا سکتا کہ اس کا باپ اپنی زندگی میں اسے خلافت کے لیے نامزد کر گیا ہو۔

طرف داران یزید نے اسی دعوے کے لئے کام لے کر جو ہر زمانے میں پرستاران حکومت اور رجحان عز و جاہ دنیوی کا شیوہ رہا ہے امام عالی مقام کو دعوت دی اور وہ مدینہ منورہ سے ماہ ذی الحجہ کی تیسری تاریخ ۶۰ھ کو چلے اہل بیت نبوی ہمرکاب تھے۔ چند اعزا قریب اور چند فدایان اسلام بھی ساتھ ہو لیے۔ جب سرزمین کربلا میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ مخالفین کا یہ رویہ مخالفانہ ہے جناب امام نے فیصلہ کر لیا کہ اس وقت اسلام کی عزت و حریت اور رسالت و خلافت کی عظمت کی بقا اور احکام کا بار صرف میری گردن پر آپڑا ہے ایسا نہ ہو کہ دنیا میں مسلمان ذلیل ہوں اور عاقبت میں خدائے بزرگ و برتر اور اس کے رسول کے روبرو ندامت و انفعال سے گردن نیچی جھک رہے۔ یہ جہاد سامنے نظر آرہا تھا امام عالی مقام نے اسے قبول کیا اور یزید اس کی قوم و جابر گورنمنٹ کے خلاف زبردست و موثر صدائے احتجاج بلند کرنے کا وہ طریقہ اختیار کیا جو ابتدائے آفرینش سے کامیاب ہوتا چلا آرہا ہے۔

گرمی کا موسم تمازت آفتاب کا شباب ریگستان کا مقام دودمان نبوی کی مخدرات عصمت مآب اور خیمہ ہائے ریاض مصطفیٰ کا ساتھ اس پر ظالموں نے نہر کا کنارہ روک لیا کہ تشنہ حوض کوثر کے گھر والوں کو پانی کی ایک بوند بھی میسر نہ آنے پائے خیمہ میں پانی ختم ہو چکا تھا مستورات شدت تشنگی سے بیتاب ... بچے تڑپ رہے تھے ... ہو رہیں۔ خدا تبارک کرے۔

مخالفین کی فوج ہزارہا کی تعداد میں نہر فرات کے کنارے خیمہ لگائے پڑی تھی۔ خیموں کی شان و شوکت اسلحہ جنگ کی اور دیگر سامان حرب کی فراوانی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ کسی بہت بڑے لشکر کا مقابلہ ہے لیکن ادھر ایک امام عالی مقام کی ذات ملا کر صرف اور بہتر نفوس اور تھے جن میں خورد سال بچے بھی شامل تھے۔

آخر کار سب سے بڑی آزمائش کا وقت قریب تر سے قریب تر ہوتا گیا میدان کارزار گرم ہو گیا امام عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے رفقائے باوفا حرمت اسلام اور عظمت کے سرفروشی کرنے اور شمع دودمان نبوت پر پروانہ وار نثار ہونے لگے مصیبت پر مصیبت آفت پر آفت ٹوٹنے لگی کربلا کی سرزمین پر فدائے اسلام اپنے محبوب کے نواسے کا امتحان لے رہا تھا برابر کا بھائی سقائے اہل بیت عباس علمدار اپنی محترم خورد سال بھتیجی کے لئے پانی لینے گیا۔ دونوں بازو کٹ گئے مشکیزہ دانتوں سے سنبھالا ایک گرز گراں پڑا اور شیر خدا کا وہ مشیر زہرا کے گھر پہنچ گیا۔

نوجوان بیٹا اٹھارہ سال کا خوش رو نونہال ہمشکل رسول خدا کے سامنے سینے میں ایک جاں گداز نیزہ کا زخم لگا اور وہ صابر و شاکر باپ کے سامنے خاک و خون میں لوٹ گیا اور اس کی کالی کالی زلفیں خاک و خون میں لت گئیں پیارا بھتیجہ کربلا کا دولہا شربتی نگاہیں جھکائے میدان کارزار میں آیا اور تلوار کا کاری زخم کھا کر اپنے شہید باپ اور شجاع دادا کی آغوش محبت میں پہنچ گیا۔ چاند سے بھانجے چھوٹی چھوٹی تلواریں لیے میدان میں داد شجاعت دے کر نانا کی فوق الادراک جرأت و بسالت پر مہر ثبت کر کے حوران فردوس کی گود میں جا سوئے چھ مہینے کا صغیر فرزند باپ کی گود میں کسی شقی القلب کے تیر کا نشانہ بنا تھا منہ کھول کر رہا تو ہونٹ ہلائے اور سیدہ خاتون جنت کی مقدس گود میں پہنچ گیا۔

اسی طرح تمام رفقا جلیل القدر اور جلیل المرتبت اس آقائے دو عالم کے قدموں پر جانیں فدا کر کے شجاعت و وفاداری کی نام کر گئے۔ اور آخر امام عالی مقام ... [illegible] ... جب اس گردن پر چلا ... [illegible] ... تھی ظالم کا خنجر چلا تو امام ...

خلاف پڑھ رہے تھے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے اسلام کی تاریخ میں پہلی اور آخری نماز تھی۔

جو نثار سر سجود وہ امام ہے وہ نماز تھی
اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ امام عالی مقام کی قربانی بہت بڑی قربانی تھی لیکن مقصد بھی تو بہت بڑا تھا جو بالآخر پورا ہوا۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

کربلا کے اس شہید اعظم کی یادگار قائم رکھنا ہمارا دینی فرض ہونا چاہیے اس کی مظلومی پر آنسو بہانا چاہیے مگر خدارا عورتوں کی طرح نہیں محض اشکباری اور کفار کی طرح محض یادگاروں میں محویت نہ ہونا چاہیے مبادا یہ انہماک یہ استغراق ہمیں اس روح حقیقی سے بے پروانہ کر دے جو امام علیہ السلام کی شہادت میں مضمر ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعد سید الشہدا کا اسوۂ حسنہ ہمارا دلیل راہ ہونا چاہیے۔ اس بصیرت کو یاد رکھنا چاہیے جو امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا پر خاک و خون میں تڑپ کر امت مرحوم کو دیا۔ رسول خدا کے نواسے سے غیرت اسلامی صبر و رضا ثبات و استقلال ایثار و قربانی اور جہاد فی سبیل اللہ کی تعلیم حاصل کرنا چاہیے آپ کے رفقا سے محبت اہل بیت اور خدا و رسول کے راستے میں مٹ جانا سیکھنا چاہیے۔ اظہار صداقت میں اس قدر بیباک ہو جانا چاہیے کہ دنیا کی کوئی طاقت کوئی لالچ ہمیں اپنی جانب نہ کھینچ سکے۔

پروانہ باش ہر برخ رخشاں اودیا
بلبل بشو بہار گلستان اودیا
جان دادہ و بجو بسرو سامان اودیا
اے دل بگیر دامن سلطان اودیا
یعنی حسین ابن علی جان اودیا

احمد علوی ایڈیٹر نے ... پریس ... کاکوری سے شائع کیا

"برسات کا ایندھن"

ثریا خاتون علوی

قمر۔ نے سب لڑکیوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا ۔۔۔ چکے ہیں سب استانیاں آ گئی ہیں البتہ مس شمیمہ نہیں آئی ہیں بجائے اسکے ہم لوگوں کو دیر ہوتی کہ استانی صاحبہ دیر کر رہی ہیں۔

قدسیہ۔ ہم لوگ اگر دیر کرتے تو ابھی مس شمیمہ اس وقت بھوکی شیرنی کی طرح ایک چھوٹی سی بید لیے ہوئے یہاں ہم لوگوں کا خون چوسنے کے لیے ٹہلتی ہوتیں (اتنے میں دوسری استانی مس صوفیہ داخل ہوتے ہوئے کہتی ہیں کہ آج انسپکٹر صاحبہ آنے والی ہیں اور شمیمہ صاحبہ ابھی تک تشریف نہیں لائی ہیں اگر انسپکٹر صاحبہ آ گئیں تو کیا ہو گا تم لوگ جلد جا کر انھیں اپنے ہمراہ لیتی آؤ۔

رقیہ۔ پانی تو اس قدر تیز برس رہا ہے ہم جائیں کیونکر۔

مس صوفیہ بولیں ایک تانگہ کر لینا (سب لڑکیاں چلی جاتی ہیں)

سب لڑکیاں مس شمیمہ کے گھر پہنچیں تو دیکھا کہ استانی صاحبہ جانے کی تیاری کر رہی تھیں ان لڑکیوں کو دیکھتے ہی بولیں کیا آج اسکول کھلا ہے؟ قدسیہ جی ہاں اور آج انسپکٹر صاحبہ بھی آنے والی ہیں شمیمہ گھبرا کر ارے میں تو بھول ہی گئی یہ کہکر جلدی سے جانے کی ۔۔۔ پانی چھوڑتی ہوئی بھاگیں۔ پانی اپنا زور دکھا رہا تھا راستے میں پانی کیچڑ تھی۔

شمیمہ نے کہا کہ تانگہ تلاش کرنے میں دیر لگے گی لہذا پیدل ہی چلو۔

قمر نے شرارت آمیز لہجہ میں کہا نہیں استانی جی تانگہ تو سامنے کھڑا ہے مگر پیسے کیوں خرچ کیجئے۔

شمیمہ۔ لڑکیو جلدی کرو چلو کیونکہ راستے میں کیچڑ بہت ہے کہیں گر نہ پڑنا ابھی یہ جملہ ختم نہ ہوا تھا کہ مس شمیمہ کا

شمیمہ نے اپنا دفتر کھول دیا انھوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا "ہم لوگوں کو اجازت دی جائے کہ جس دن پانی اس طرح برس رہا ہو کہ سڑک پر کیچڑ ہو تو اس دن اسکول بند کر دیا جائے کیونکہ ٹیچرس اور طالبات سب ہی کو آنے میں بہت دشواریاں پیش آتی ہیں اب آج ہی راستے میں بے انتہا کیچڑ ہونے کی وجہ سے میں گر پڑی کپڑے الگ خراب ہوئے اور چوٹ آئی وہ علیحدہ۔ لڑکیوں کی ہنسی نے مجھ پر سو گھڑے پانی اور ڈال دئے۔ یہاں آئے تو صوفیہ صاحبہ نے مزید طنز کے تیر برسانا شروع کر دیئے۔

زمین سے چومتا ہوا نظر آیا سب لڑکیوں نے ہنسنا شروع کر دیا مس شمیمہ کراہتی ہوئی اٹھیں اور پھر چلیں۔ سب لڑکیاں آپس میں فقرے بازیاں کرتی رہیں۔ اور پھر سب لڑکیاں مع مس شمیمہ کے جس وقت اسکول پہنچیں تو دس بج چکے تھے خیریت یہ ہوئی کہ شمیمہ کے پہنچنے کے بعد انسپکٹر صاحبہ تشریف لائیں۔ چونکہ بہت دیر ہو چکی تھی لہذا اس شمیمہ حاضری نہیں لے سکی تھیں انسپکٹر صاحبہ نے رجسٹر حاضری کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا کہ آج حاضری کیوں نہیں لی گئی۔ شمیمہ بولیں بات یہ ہے کہ آج بارش بہت تیز ہو رہی تھی اسکے علاوہ راستے میں کچھ ایسی واردات پیش آ گئی جس کی وجہ سے آنے میں دیر ہو گئی اور اس بنا پر ابھی تک حاضری نہیں لی جا سکی۔

انسپکٹر صاحبہ۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ وہ واردات کیا تھی؟

شمیمہ۔ گر پڑی تھی۔

انسپکٹر صاحبہ۔ سنبھل کر کیوں نہ چلیں۔

مس صوفیہ جو کہ ساری داستان سن چکی تھیں۔ بولیں۔ بات یہ ہے کہ مس شمیمہ لڑکیوں کو سنبھل کر چلنے کی ہدایات دینے میں اسقدر مصروف ہو گئیں کہ خود اس پر عمل نہ کر سکیں۔

شمیمہ۔ اگر آپکو یقین نہ ہو تو میں لڑکیوں سے اس بات کی تصدیق کرا سکتی ہوں۔

انسپکٹر۔ نہیں آپ اپنی بات کا مجسم ثبوت ہو رہی ہیں۔ اب مزید گواہی شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ خیر جو ہونا تھا ہو چکا اب آپ لوگوں کو کچھ اور بھی کہنا ہیں۔

شمیمہ۔ جی ہاں مجھے کچھ باتیں اسکول اور ٹیچرس وغیرہ کے متعلق عرض کرنا ہیں۔ انسپکٹر صاحبہ نے کہا وہ باتیں کیا ہیں۔ انسپکٹر صاحبہ کی اجازت پا کر

انسپکٹر صاحبہ۔ صوفیہ بہت بری بات ہے ایک تو بیچاری شمیمہ گر پڑیں اسکے جو شاگرد ہیں تم نے طنز کر کے زخموں پر بجائے مرہم کے نمک چھڑکا۔ مس شمیمہ پھر کہنا شروع کیا۔ ہاں تو میں گر پڑی ابھی یہ جملہ پورا نہ ہوا تھا مس شمیمہ کا پیر پھسل پڑا اور پھسل گیا۔ دو چار لڑکیوں نے انسپکٹر صاحبہ کے آنے پر چھوڑ کر ۔۔۔ اور وہ ساتوں ہو گئیں۔ ہاں تھوڑی دیر تک یوں ۔۔۔ مس شمیمہ کے چوٹ تو کافی آئی مگر اسکے ساتھ اپنی خفت اور شرمندگی کو دور ۔۔۔ ساتھ قہقہہ لگا کر مسکرائیں اور سنبھل ۔۔۔

پاکستانی ڈاک

بیگم ثریا عباسی کی یورپ روانگی

کل پاکستان انجمن خواتین کے وفد کی قائد کی حیثیت سے بیگم ثریا اظہار علی عباسی ۔ اگست کو کراچی سے یورپ کے طویل دورے پر روانہ ہو گئیں۔

آپ یورپ میں ہونے والی عالمی خواتین کانفرنس کے اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی بھی کریں گی اور اس کے بعد اپوا کے نمائندہ کی حیثیت سے سویڈن روم سوئزرلینڈ ناروے ہالینڈ۔ جنیوا۔ لندن بھی جائیں گی۔

معلوم ہوا ہے کہ محترمہ اس طویل دورہ میں یورپ کے سماجی معاشرتی اصلاحی اور تعلیمی اداروں کا بطور خاص مطالعہ کریں گی تاکہ پاکستان واپس آ کر اپوا کے ذریعہ ان اداروں کے قیام کی کوشش کر سکیں۔

لاہور سے پرویز عباسی جناب اظہار علی عباسی بھی کراچی تشریف لائے تھے اور بیگم ثریا عباسی کی روانگی کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

ہوائی اڈہ پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں اعزہ احبا اور انجمن خواتین ارکان موجود تھے۔ معلوم ہوا ہے آپ اکتوبر میں واپس آئیں گی۔

ڈیوٹی سوسائٹی کی اپیل

اکثر حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ڈیوٹی سوسائٹی (امداد باہمی) اور کفر فنڈ و کریڈٹ سوسائٹی ایک ہی چیز ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں الگ الگ حیثیت رکھتی ہیں۔ ڈیوٹی سوسائٹی میں ہر شخص کہ جس کی آمدنی ڈھائی سو روپیہ ماہانہ سے زائد ہے مرتی روپے کے حساب سے ادا کی دینا چاہیئیں اس سے کم آمدنی کے اصحاب ۔۔۔ سوسائٹی کو چندہ ۔۔۔ عرض ہے ۔۔۔ کہ ۔۔۔ ادا کر رہی ہے۔

الحاج محمد حسن صاحب جو درد گردہ میں مبتلا ہو گئے تھے اب خدا کے فضل سے اچھے ہیں اسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ نقاہت کافی ہے علاج ہو رہا ہے۔

جناب حضرت علی علوی جو چند دن کے لیے کراچی اعزہ و احباب سے ملنے آئے تھے اپنے مستقر پر واپس چلے گئے دوران قیام میں ان کے احباب نے کئی تفریحی پروگرام کے ذریعہ ان کو خوش آمدید کہا اور یہ مختصر مدت کافی دلچسپی میں گذری۔

حسان بن ضیا علوی کا پچھلے ہفتہ ہاتھ جل گیا تھا چند دن علاج کے بعد اب اچھے ہیں۔

جناب نثار احمد علوی کا تقرر ۱۵ اگست سے ہمدرد دواخانہ (ٹرسٹ) پاکستان میں بحیثیت مشیر ہو گیا ہے آپ اس کے علاوہ ہمدرد کے محکمہ اطلاعات کے کاموں کی نگرانی بھی کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنے فرائض کا چارج لے لیا ہے۔

جناب فاروق علی عباسی جو کراچی آئے ہوئے تھے مع اپنی صاحبزادی بیگم نشاط احمد بارہ بنکی کے لیے روانہ ہو گئے۔

اعزاز الدین صاحب مع اہلیہ سکھر سے کراچی آئے ہوئے تھے چند دن قیام کے بعد واپس گئے۔

شہاب الدین علوی آپ کو کمپنی اپنے کام سے عراق اور بیروت بھیج رہی ہے۔ ۳۰ جولائی کو آپ روانہ ہو گئے ماہ ڈیڑھ ماہ وہاں گذار کر واپسی کا ارادہ ہے۔

کموڈور واسعت علی علوی بھی ۔ اگست کو مالک مغربی کے دورے پر روانہ ہو گئے آپ تین ماہ تک یورپین ممالک کا دورہ کریں گے۔ اخیر نومبر میں پاکستان واپس ۔۔۔ اس طویل سفر پر مع بال بچوں کے ۔۔۔ اہلیہ بیوی کا ہے ہمراہ ۔۔۔

کاکوری اور اس سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس عظیم مقصد کو جلد از جلد پورا کرنے میں امداد کریں اگر آپ نے ڈیوٹی سوسائٹی کے تحت کثیر سرمایہ جمع کر کے بکھرا اور رخیں بکمراز کم اعزہ کے لڑکے اور لڑکیوں کے تعلیمی اور اقتصادی معیار کو بھی اونچا کر دیا تو تاریخ آپ پر ہمیشہ فخر کرے گی۔

سکریٹری
ڈیوٹی سوسائٹی
کاکوری اخوان الصفا کراچی
پاکستان

حالاتِ وطن

انوارالدین ۔ حیدرآباد کی خبر ہے کہ انوارالدین خلف جناب غازی الدین احمد صاحب بنارس یونیورسٹی سے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔

ڈاکٹر مصطفےٰ حسن صاحب علوی پی ایچ ڈی کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے "روابط فرہنگی ہند و ایران" پر لکچر دینے کے لیے دہلی بلایا گیا ہے۔ یہ لکچر فارسی میں ہوں گے اور انجمن روابط فرہنگی ہند و کشور ہائے خارجہ کی سرپرستی میں ہوں گے۔ ہم موصوف کو مبارک باد دیتے ہیں۔

ڈاکٹر اشفاق رسول پی۔ ایچ۔ ڈی کے بارے میں مزید معلوم ہوا کہ موصوف بلجیم ہوتے ہوئے ناروے پہونچے جہاں وہ بطور ریڈر دیست کرنے گئے ہیں وہاں سے وہ یونائیٹڈ کنگڈم میں شرکت کرتے ہوئے جرمنی سوئزرلینڈ اٹلی کا دورہ کرتے ہوئے غالباً اخیر اکتوبر تک کراچی واپس آسکیں گے۔

محمود و آصف علی علوی کے بارے میں معتبر اطلاع یہ ہے کہ موصوف ۹ر اگست کو یوروپ کے دورہ روانہ ہو گئے اور اخیر نومبر میں واپسی کا خیال ہے کیونکہ قریب قریب تمام یوروپین ممالک دورہ کرنا پڑے گا۔ ان تین ماہ کے بعد ایک ماہ اپنے مستقر پر قیام کر کے آخر دسمبر میں لندن ایک سال کی ٹریننگ کیلئے معہ اہل و عیال جائیں گے۔

داخلے ۔ محمد ذکی خالدی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف بانیر نیوی جانچو کالپورنیں بغرض ٹریننگ داخل ہوئے ہیں۔

ذکی احمد خلف تقی احمد صاحب موصوف [illegible] کا داخلہ [illegible]

تقرر [illegible] صاحب عباسی کی [illegible]

[illegible]

معز الدین صاحب کا تقرر سیل ٹیکس آفس آگرہ میں ہو گیا۔ موصوف آگرہ پہونچ کر اپنا چارج بھی لے چکا ہے۔

حیدری صاحب سکریٹریٹ میں واپس۔ غلام حسنین صاحب حیدری جو کنٹرول آفس میں کام کر رہے تھے پھر سکریٹریٹ واپس آگئے ہیں۔

ولادتیں :۔ تار کے ذریعہ آگرہ سے خبر ملی ہے کہ بیگم زین الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ کے یہاں لڑکا تولد ہوا۔ خدا مبارک کرے۔

بیگم قاضی فاروق حسن صاحب کے یہاں بچی تولد ہونے کی اطلاع ملی ہے خدا مبارک کرے۔

رکشا الٹ گیا :۔ رائے بریلی کی خبر ہے کہ نسیم الدین صاحب علوی رکشے کے ذریعہ سرکاری کام سے جا رہے تھے راستہ میں رکشا الٹ گیا جس سے موصوف زیادہ چوٹ کھا گئے [illegible] طبیعت ابھی اچھی نہیں ہے۔ رخصت علالت پر ہیں۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

رؤف شیدا علی عباسی جو کراچی کی نفساتی سروس پی۔ آئی۔ اے میں ملازم ہیں تا حال علیل ہیں ڈاکٹروں کے علاج اور طاقت کے انجکشنوں سے کوئی افاقہ نہیں ہوا اور مرض کی صحیح تشخیص نہ ہونے کے باعث بالکل صاحب فراش ہو گئے۔ یہاں تک کہ نقل و حرکت ممکن نہیں ہے اب حکیم جعفر حسین صاحب کے زیر علاج ہیں۔ جعفر [illegible] خرابی [illegible] خدا مبارک کرے۔

خراب ہو گئی تھی۔ اب ان کے علاج سے سکون پذیر ہے۔ رخصت علالت اگرچہ ۲۲ر ستمبر تک ہے مگر نقاہت و کمزوری کی وجہ سے غالباً توسیع کرانا پڑے گی۔ ناظرین اخبار سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں خدا صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

اکرام حسین صاحب کے بارے میں معلوم ہوا کہ موصوف کی حالت بھی پریشان کن ہوتی جاتی ہے۔ اس طرف دس پندرہ دن سے کچھ سکون کی کیفیت ہو گئی تھی مگر آج چو تھا دن ہے کہ طبیعت پھر بگڑ گئی ہے تنفس کی شکایت زیادہ تکلیف دے رہی ہے ڈاکٹر عظیم صاحب معالج ہیں انجکشن دیے جا رہے ہیں۔ خدا موصوف کو صحت کلی عطا فرمائے۔

تقدس حسنین خلف غلام حسنین صاحب حیدری کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان کو عرصہ سے شکایت معدہ و جگر میں مبتلا ہو گئے تھے۔ سول سرجن لکھنؤ کو متوجہ کیا گیا ہے جنھوں نے تجویز کیا ہے کہ پیٹ میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ خدا صحت عطا فرمائے۔

سلطان احمد پسر شفیق احمد علوی ۔ اعزاء سے ملنے کو دس برس کے بعد وطن آئے ہیں ایک ماہ سے قیام ہے۔ جلد ہی ہی مستقر پر واپسی کا ارادہ ہے۔ موصوف بھارت کے مشہور مقامات دیکھتے ہوئے واپس ہوں گے۔

سلطان باسط صاحب جو ایک مدت سے بمبئی میں مقیم تھے۔ اب وطن واپس آگئے ہیں۔ موصوف کا کہنا ہے کہ بمبئی کی آب و ہوا نے موصوف کی صحت کو خراب کر دیا۔

ظفر جاوید صاحب آج کل اعزاء سے ملنے پاکستان گئے ہوئے ہیں۔ ایک ماہ بعد واپسی کا ارادہ ہے۔

کامل خاں صاحب جو اپنے بھائی سعید خاں کے ورثے کے سلسلہ میں مقیم ہوئے ہوئے تھے ایک ہفتہ قیام کے بعد واپس آگئے ہیں۔ سعید خاں صاحب کا داخلہ متھرا میں ویٹرنری ڈاکٹری کے لیے ہو گیا ہے۔

اشفاق علی خلف منشی نیاز علی صاحب [illegible] کمپنی کاکوری اپنے باپ کے [illegible] گئے ہوئے ہیں۔ منشی صاحب [illegible] بیت اللہ شریف گئے ہوئے تھے۔ [illegible]

تھے۔ بہر حال اپنے مستقر پر واپس آگئے ہیں۔

چوکی پولیس کا ایک اور کارنامہ

چور معہ مال کے گرفتار

موضع دھر کھیڑہ (دیہی گاؤں) تھانہ کاکوری میں بہاری لودھ کے یہاں نقب زنی کی واردات ہوئی جس میں تقریباً ڈھائی سو کے زیورات اور برتن چوری کئے گئے۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا جس کے قبضہ سے کل زیورات اور برتن جو گڑھیا میں دفن کر دیئے گئے تھے برآمد کر لیے۔ منہ کشورا ہیر ساکن گوا بچہ بھی شریک تھا جو ابھی تک روپوش ہے انچارج تھانہ کاکوری تبارک حسین صاحب اس مقدمہ کی تفتیش کر رہے ہیں ملزم کی گرفتاری اور مال کی برآمدگی چوکی کاکوری کے ہیڈ کانسٹیبل دھولدار نیز حبیب اللہ خاں ۔ سیام سندر اور امجد علی کانسٹیبلان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ روپوش ملزم فی الحال گرفتار نہیں ہو پایا ہے۔

پندرہ اگست کے سلسلہ میں ملازمان چوکی کاکوری نے ۱۵ر درختان انیہ اپنے احاطہ کے اندر لگائے۔

تصحیح ۔ گذشتہ اشاعت میں ایک مقالہ بابت کمیٹی مسجد شائع ہوا جس میں غلطی سے چودھری نعمت اللہ صاحب کو مشیر قانونی لکھ دیا گیا تھا۔ چودھری صاحب موصوف سنی وقف بورڈ کے صدر ہیں۔ ناظرین اسکی تصحیح فرمالیں۔

بزم مشاعرہ

ایک بزم مشاعرہ مورخہ ۱۰ر اگست [illegible] بمقام کشورہ دردہ کمپنی کاکوری زیر صدارت جناب نسیم صاحب کاکوروی منعقد ہوا طرحی اور غیر طرحی دور میں جملہ مقامی شعرائے کرام نے اپنی اپنی نایاب غزلیں سنا کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ خصوصیت کے ساتھ یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔ جناب منشی عبدالوحید صاحب وحید ۔ جناب بشیر صاحب جناب محمد یوسف صاحب یوسف ۔ جناب عبدالرحمن صاحب رزاقی ۔ مشاعرہ اپنی حیثیت میں بہت زیادہ کامیاب رہا ۔ نو بجے شام کو شروع ہو چکا تھا تقریباً ایک بجے رات کو ختم ہوا۔ اپنی محنت و [illegible]

[illegible] احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس [illegible] سے چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار [illegible] کاکوری سے شائع کیا